پئے فلاحِ روزگار سعیٔ پے بہ پے کریں
جہاتِ شرق و غرب کو برنگِ ابر طے کریں

حسنِ تغزّل

از جناب تابش صاحب دہلوی

شکستِ دل کی ایک ایک آہ میں آواز آتی ہے
مگر دنیا کہیں مشقِ ستم سے باز آتی ہے!!

نیازِ شوق کر نقشِ جبیں میں وسعتیں پیدا
کوئی دم میں کسی کی جلوہ گاہِ ناز آتی ہے،

مجھے دھوکا ہے بختِ نارسا پر بخت دشمن کا
کہ ان کی ہر نظر مجھ تک غلط انداز آتی ہے

فروغِ گل مبارک ہم چمن سے بے تعلق ہیں
نہ اب ہے شوقِ آزادی نہ اب پرواز آتی ہے

کئے جا جلوہ سوزی تو فروغِ حسن سے لیکن
کہیں دیدار سے چشمِ تماشا باز آتی ہے

ضیائے حُسن نے کھولی حقیقت حسن کی ورنہ
تجلّی تک نظر خود پردہ دارِ راز آتی ہے

جہاں میں صرف دردِ دل مرا ہمدرد ہے تابش
لبِ فریاد پر فریاد ہی دمساز آتی ہے

رباعی

حضرت جاذب دہلوی

مرا یہ فرض ہے جب کائنات سوتی ہو
زمیں کے نام ستاروں کا میں پیام لکھوں

سحر تو زندہ ہوئی گریۂ سحر کے لئے
کٹی ہے رات جو آنکھوں میں کس کے نام لکھوں